

کیا اصحابِ کہف اب بھی زندہ ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

سوال

اصحابِ کہف کون تھے؟ ان کا واقعہ کیا ہے اور کیا اصحابِ کہف اب بھی زندہ ہیں؟

جواب

اصحابِ کہف اللہ کے نیک بندے تھے جو تقریباً تین سو سال سے زائد عرصہ تک مکمل سوئے رہے۔ ان کا ذکر قرآنِ کریم میں موجود ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا (9) إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا (10) فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا (11) ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنُعَلِّمَهُمُ الْكِتَابَ الَّذِي آتَيْنَاهُمْ بِهِ لِمَا كُتِبُوا أَمَدًا (12) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنَاهُمْ هُدًى (13)“ ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی (راہ پانے) کے سامان کر۔ تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس تھپکا پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں دو گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے۔ ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال تمہیں سنائیں وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی۔ (پارہ 15، سور کہف، آیت 6 تا 13) تفسیر صراط الجنان میں ہے:

”اصحابِ کہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں۔ (1) مکسلینا، (2) یلیخا، (3) مرطونس، (4) یونوس، (5) سارینونس، (6) ذونوانس، (7) کشفیط طونس اور ان کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ (خازن، الکہف، تحت الآیۃ: ۲۲، ۳/۲۰۷)

اصحابِ کہف کا واقعہ:

اکثر مفسرین کے نزدیک اصحابِ کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد رونما ہوا اور بعض مفسرین کے نزدیک یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کا ہے اور اس کا ذکر اہل کتاب کی مذہبی

کتابوں میں موجود ہے اور اسی وجہ سے یہودیوں نے بڑی توجہ کے ساتھ ان کے حالات محفوظ رکھے۔ بہر حال یہ واقعہ کس زمانے میں رونما ہوا اس کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، البتہ ہم یہاں معتبر مفسرین کی طرف سے بیان کردہ اس واقعے کی بعض تفصیلات کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں، چنانچہ مفسرین کے بیان کے مطابق اصحابِ کہف اُفُوس نامی ایک شہر کے ثُرُفَاء و معزین میں سے ایماندار لوگ تھے۔ ان کے زمانے میں دقیا نوس نامی ایک بڑا جابر بادشاہ تھا جو لوگوں کو بت پرستی پر مجبور کرتا اور جو شخص بھی بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اسے قتل کر ڈالتا تھا۔ دقیا نوس بادشاہ کے جبر و ظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے اصحابِ کہف بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں غار کے اندر پناہ گزین ہوئے، وہاں سو گئے اور تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے۔ بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ ایک غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے، یہی ان کی سزا ہے۔ حکومتی عملے میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا، اس نے ان اصحاب کے نام، تعداد اور پورا واقعہ رائگ کی تختی پر کندہ کر کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرادی گئی۔ کچھ عرصہ بعد دقیا نوس ہلاک ہوا، زمانے گزرے، سلطنتیں بدلیں یہاں تک کہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا جس کا نام بیدروس تھا اور اس نے 68 سال حکومت کی۔ اس کے دورِ حکومت میں ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہو گئے۔ بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ وزاری سے بارگاہِ الہی میں دعا کی کہ یا رب! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے مخلوق کو مُردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو جائے۔ اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویر کیا اور (کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر) دیوار کو گر دیا۔ دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے۔ اصحابِ کہف اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرحان و شاداں اُٹھے، چہرے شگفتہ، طبیعتیں خوش، زندگی کی تروتازگی موجود۔ ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، نماز سے فارغ ہو کر میلخا سے کہا کہ آپ جانیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ بھی خبر لائیے کہ دقیا نوس بادشاہ کا ہم لوگوں کے بارے میں کیا ارادہ ہے۔ وہ بازار گئے تو انہوں نے شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی اور وہاں نئے نئے لوگ پائے، یہ دیکھ کر انہیں تعجب ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ کل تک تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتا تھا جبکہ آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد آپ تند و روا لے کی دوکان پر گئے اور کھانا خریدنے کے لئے اسے دقیا نوسی سکے کا روپیہ دیا جس کا رواج صدیوں سے ختم ہو گیا تھا اور اسے دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آ گیا ہے، چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے، وہ نیک شخص تھا، اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے۔ یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا: یہ بات کسی طرح قابلِ یقین نہیں، کیونکہ اس میں جو سال لکھا ہوا ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں، ہم لوگ بوڑھے ہیں، ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ دقیا نوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے؟ حاکم نے کہا، آج

روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں، سینکڑوں برس پہلے ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں اور میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں، چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں، حاکم اور شہر کے سردار اور ایک کثیر مخلوق ان کے ہمراہ غار کے کنارے پہنچ گئے۔ اصحاب کہف یلیخا کے انتظار میں تھے، جب انہوں نے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز سنی تو سمجھے کہ یلیخا پکڑے گئے اور دقیا نوسی فوج ہماری جستجو میں آرہی ہے۔ چنانچہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد میں مشغول ہو گئے۔ اتنے میں شہر کے لوگ پہنچ گئے اور یلیخا نے بقیہ حضرات کو تمام قصہ سنایا، ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتنا طویل زمانہ سوتے رہے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے موت کے بعد زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی بنیں۔ جب حاکم شہر غار کے کنارے پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا، اس کو کھلوا یا تو تختی برآمد ہوئی، اس تختی میں اُن اصحاب کے اَسْمَاء اور اُن کے کتے کا نام لکھا تھا، یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیا نوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی، دقیا نوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا، ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں تاکہ جب کبھی یہ غار کھلے تو لوگ ان کے حال پر مطلع ہو جائیں۔ یہ تختی پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکم شہر نے اپنے بادشاہ بید روس کو واقعہ کی اطلاع دی، چنانچہ بادشاہ بھی بقیہ معززین اور سرداروں کو لے کر حاضر ہوا اور شکرِ الہی کا سجدہ بجالایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحاب کہف نے بادشاہ سے مُعَانَفَت کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتے ہیں۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن وانس کے شر سے بچائے۔ بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خواب گاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروفِ خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دیدی، بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رُعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے سرِ غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک خوشی کا دن معین کر دیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔ (غازن، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۰، ۳/۱۹۸-۲۰۳، تفسیر ابن کثیر، الکھف، تحت الآیۃ: ۲۱، ۵/۱۳۳-۱۳۲، خزائن العرفان، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۰، ص ۵۵۰-۵۴۹، ملقطاً) اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم سے ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، جلد 5، صفحہ 451، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا رضا محمد عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Web-2662

تاریخ اجراء: 06 جمادی الاخریٰ 1447ھ / 28 نومبر 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net